روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 28 اکتوبر 2002ء 21 شعبان 1423 ہجری- 28 اخاء 1381ھش جلد 52-87 نمبر 246

دربار الٰہی میں آہ وزاری

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی-

اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو مجھے کس کے سپرد کردے گا کیا ایسے دشمن کے حوالے کرے گا جو مجھے تباہ کردے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے- اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہاں تیری وسیع تر عافیت کا میں ضرور طلبگار ہوں-

(سیرت ابن ہشام جلد1 ص420 باب سعی الرسول الی ثقیف)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جاوے اور آستانۂ الوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اسی میں محو ہو جاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہو جائے کہ ایک قسم کی رقت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے-(ملفوظات جلد پنجم ص 400)

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا- دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بے ہودہ کام ہے قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے-

(ملفوظات جلد پنجم ص 455)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ: 26- اکتوبر 2002ء- حضور انور کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ لندن سے آمدہ تازہ ڈاکٹری اطلاع کے مطابق:- اعصابی کمزوری کی وجہ سے بعض اوقات ٹانگوں میں زیادہ کمزوری ظاہر ہونے لگتی ہے-- جس کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی کی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے- ڈاکٹر صاحبان نے اس تکلیف کے لئے کچھ نئی ادویہ شروع کروائی ہیں-

جسم کے بعض حصوں میں خون پہنچانے والی نالی کے آپریشن کے بارہ میں Consultant Vascular Surgeon مورخہ 29- اکتوبر کو دیکھ کر فیصلہ کرینگے- اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی صحیح راہنمائی فرمائے- آمین- بلڈ پریشر، شوگر اور دل کی عمومی کیفیت کے بارہ میں ڈاکٹری رپورٹ تسلی بخش ہے- الحمدللہ

احباب جماعت پیارے امام کی اعجازی شفا اور کام کرنے والی فعال زندگی کے لئے دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم محض اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے- آمین

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

✿ قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-

2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از بیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1946ء ②

5 اپریل حضور نے حکومت برطانیہ کی طرف سے وزارتی مشن کی آمد پر اہل ملک کی رہنمائی کیلئے ایک تفصیلی مضمون شائع فرمایا۔

11 اپریل حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

14 اپریل حضور کے حکم پر ماسٹر محمد ابراہیم خلیل صاحب اور محمد عثمان صاحب لندن سے اٹلی اور سسلی کے لئے روانہ ہوئے۔ کچھ دن اٹلی میں رہنے کے بعد سسلی میں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ 2/افراد احمدی ہوئے مگر حکومت کی طرف سے مزید قیام پر پابندی کی وجہ سے 47ء میں واپس آ گئے۔

15 اپریل حضور نے تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ سائنس کی علم طبیعات کی لیبارٹری کی بنیاد رکھی۔ اس موقع پر 13 رفقائے مسیح موعود نے بھی اینٹیں رکھیں۔

19 اپریل فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

19 اپریل حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کی طرف سے ٹیکنیکل ٹریننگ اور صنعتی تجربہ حاصل کرنے کیلئے انگلستان گئے آپ 28/اکتوبر کو واپس آئے۔

29 اپریل حضور نے تعلیم القرآن پر زور دینے اور حفاظ پیدا کرنے کی تحریک فرمائی۔

اپریل برطانیہ کے جان برین آرچرڈ قادیان آئے اور احمدیت قبول کر لی۔ حضور نے ان کا نام بشیر احمد آرچرڈ رکھا۔ وہ 21 اپریل کو واپس انگلستان پہنچے اور اپنی زندگی وقف کر دی۔ یکم اپریل کو بغرض تعلیم قادیان آئے 4 مئی کو حضور نے ان کے اعزاز میں ایک دعوت میں تقریر فرمائی۔ وہ ستمبر 47ء تک قادیان میں رہے۔ اور پھر گلاسکو میں نئے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

اپریل حضرت میاں غلام محمد صاحب فورمین رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

3 مئی جماعت احمدیہ سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی

14 مئی مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد عثمان صاحب اٹلی مشن کے کام میں توسیع کیلئے روانہ ہوئے۔

17 مئی ملک عطاء الرحمان صاحب اور چوہدری عطاء اللہ صاحب فرانس میں مشن کے قیام کیلئے پیرس پہنچے اور ایک ہوٹل کے کمرہ میں مرکز بنا کر کام شروع کر دیا۔

2 جون حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب گنگی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

3 جون حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے کارخانہ ہرسین مینوفیکچرنگ کمپنی کی بنیاد رکھی۔

10 جون مولانا کرم الٰہی ظفر اور مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی سپین میں مشن قائم کرنے کے لئے میڈرڈ پہنچے۔

11 جون ایک احمدی مرزا ابوسعید صاحب سپرنٹنڈنٹ پنجاب ریلوے پولیس کو ایک سکھ کانسٹیبل نے دن دہاڑے گولی مار کر قتل کر دیا۔

18 جون حضرت شیخ اللہ بخش صاحب امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1891ء)

21 جون حضور نے میاں بیوی کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے احباب جماعت اور قاضیوں کو خطبہ جمعہ میں اہم ہدایات دیں۔

4 جولائی حضرت حاجی شیر خان صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

14 جولائی حضرت میاں حیات محمد صاحب جہلمی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

20 جولائی حضرت میاں رحیم بخش صاحب لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

23 جولائی حضرت وزیر علی صاحب ہوشیار پوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

25 جولائی حضرت حافظ مشتاق احمد صاحب پشاور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

جولائی البانیہ میں ممتاز احمدی شریف دوتسا صاحب خاندان سمیت شہید کر دیئے گئے حضور نے انہیں یورپ کا پہلا احمدی شہید قرار دیا۔ حضور نے ایک مضمون میں ان کے حوالہ سے جماعت کو مزید قربانیوں پر ابھارا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر 52

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

غیر معمولی نصرت الٰہی

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں کسی شوخ مخالف نے حضرت مسیح موعود سے کوئی حوالہ طلب کیا اور بحث میں حضور کو بزعم خود شرمندہ کرنے کی غرض سے اسی وقت دم نقد اس حوالہ کے پیش کئے جانے کا مطالبہ کیا- وہ حوالہ تو بالکل درست اور صحیح تھا مگر اتفاق سے اس وقت یہ حوالہ حضرت مسیح موعود کو یاد نہیں تھا اور نہ اس وقت آپ کے حاضر الوقت خادموں میں سے کسی کو یاد تھا- لہذا وقتی طور پر شماتت کا اندیشہ پیدا ہوا- مگر حضرت مسیح موعود نے بڑے وقار کے ساتھ صحیح بخاری کا ایک نسخہ منگوایا اور اسے ہاتھ میں لے کر یونہی جلد جلد اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور پھر ایک ورق پر پہنچ کر فرمایا یہ لو حوالہ موجود ہے- دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ حضور نے کتاب کے صفحات پر نظر تک نہیں جمائی اور حوالہ نکل آیا- بعد میں کسی نے حضرت مسیح موعود سے پوچھا کہ حضور یہ کیا بات تھی کہ حضور پڑھنے کے بغیر ہی صفحے الٹتے گئے اور آخر ایک صفحہ پر رک کر حوالہ پیش کر دیا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق الٹانے شروع کئے تو مجھے یوں نظر آتا تھا کہ اس کتاب کے سارے صفحے بالکل خالی اور کورے ہیں اور ان پر کچھ لکھا ہوا نہیں اس لئے میں ان کو دیکھنے کے بغیر جلد جلد الٹاتا گیا- آخر مجھے ایک ایسا صفحہ نظر آیا جس میں کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ خدا کے فضل و نصرت سے یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے اور میں نے بلا توقف مخالف کے سامنے یہ حوالہ پیش کر دیا- اور یہ وہی حوالہ تھا جس کا فریق مخالف کی طرف سے مطالبہ تھا-

(سیرۃ طیبہ 223)

دعا اور دلائل

دعا کے ساتھ دلائل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

اگر چہ فیصلہ دُعاؤں سے ہی ہونیوالا ہے، مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اس لئے اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو کام لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

میری غرض اور نیت بھی یہی ہے کہ جب وہ وقت آوے تو اپنے وقت کا ایک حصہ اس کام کے لئے بھی رکھا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تبتّل تام اور انقطاع کلی سے دُعا کرے تو ایسے ایسے خارق عادت اور سماوی امور کھلتے ہیں اور سُوجھتے ہیں کہ وہ دُنیا میں حجت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس دعا کے وقت جو کچھ خدا تعالیٰ ان کے استیصال کے وقت دل میں ڈالے وہ سب پیش کیا جاوے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 562)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق پہلا انگریز واقف زندگی

محترم بشیر آرچرڈ صاحب کے قبول احمدیت اور وقف کی ایمان افروز داستان

سیدنا حضرت مسیح موعود ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ یورپین لوگوں کو احمدیت کے لئے زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے چنانچہ حضور نے 23/ اکتوبر 1903ء کو اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کیلئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری اصول سیکھ لیوے جن سے اہل (دین) پر سے ہر ایک داغ دور ہوسکتا ہے اور وہ تمام قوت وشوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہوسکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کرسکتا ہے اس خدمت کے برداشت کرنے کیلئے ایک پاک اور قوی روح کی ضرورت ہے جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جاوے گا''

(بدر 29/ اکتوبر 1903ء)

حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا پہلا ثمر عہد مصلح موعود میں جان برین آرچرڈ (John Bren Orchard) بنے جو 1944ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران لیفٹیننٹ تھے اور ہندوستان اور برما کی سرحد پر لڑنے والی 14 آرمی میں متعین تھے کہ اسی دوران میں انہیں ایک احمدی حوالدار کلرک عبدالرحمن صاحب دہلوی کے ذریعہ احمدیت کا پیغام ملا جس پر آپ 1945ء میں خفیہ طور پر قادیان پہنچے اور حضرت مصلح موعود کی زیارت سے مشرف ہوئے اور پھر دوبارہ قادیان آ کر حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ حضور نے آپ کا نیا نام بشیر آرچرڈ رکھا۔

بشیر آرچرڈ صاحب کا پہلا سفر

قادیان اور اس کا پس منظر

بشیر آرچرڈ کو احمدیت کا پیغام کیسے پہنچا اور ان کو قادیان جانے کی تحریک کیسے ہوئی اس کی تفصیل جناب عبدالرحمن صاحب دہلوی کے الفاظ میں لکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

''جس کمپنی کے ساتھ ہم نے اشتراک کیا اس میں ایک انگریز لیفٹیننٹ تھے جن کا نام John Bren Orchard تھا۔ یہ پہلے ڈوگرہ رجمنٹ میں تھے۔ اس کے بعد آئی۔اے۔او۔سی میں Attach (منسلک) ہوگئے تھے۔ یہ افسر ہر ہفتہ اپنے والد صاحب کو چھ سات صفحہ کا ایک خط لکھا کرتے تھے۔ جس میں وہ ہندوستان کی تاریخ مرتب کیا کرتے تھے۔ غالباً ان کا ارادہ ہندوستان کی تاریخ چھپوانے کا تھا۔ جب 1944ء میں جاپانیوں نے اتحادیوں پر سخت حملہ کردیا اور رمفال کو گھیرے میں لے لیا اور ان ایام میں ایک شام کا ذکر ہے کہ میں گارڈ کمانڈر تھا۔ لیفٹیننٹ آرچرڈ اپنے بنکر (Bunker) سے باہر نکلے۔ میں نے ان کو سلیوٹ کیا اور ان سے کہا کہ میں نے سنا ہے آپ ہندوستان کی تاریخ لکھ رہے ہیں لیکن آپ کی تاریخ اس وقت تک نامکمل رہے گی جب تک کہ آپ تاریخ کے اس اہم واقعہ کو درج نہ کریں جو ہندوستان کی سرزمین پر واقع ہوا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ اہم واقعہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مسیح نے نئے عہد نامہ میں جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوگیا یعنی مسیح نے کہا تھا ''اس وقت تک انتظار کرو کہ میں دوبارہ آؤں''۔ لہٰذا مسیح موعود ہندوستان کی سرزمین کے ایک گاؤں قادیان میں آگیا ہے۔ آپ اس واقع کو اپنی تاریخ میں ضرور بیان کریں۔ انہوں نے جواب دیا ''اس وقت تو میں حاضری (Roll Call) پر جا رہا ہوں کیونکہ آج میں آرڈرلی آفیسر (Officer of the day) ہوں۔ پھر کسی وقت بات کروں گا کیونکہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے بعد وہ شام کی گنتی (حاضری) سے فارغ ہوکر آئے اور انہوں نے بہت سے سوالات کئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ احمدیہ لٹریچر پڑھنا چاہتے ہیں۔ چونکہ فوج میں مذہب کی تبلیغ اس وقت بھی منع تھی اور آج بھی منع ہے۔ لہٰذا میں نے ان سے کہا کہ ہماری جماعت کے مربیان میں سے ایک (مربی) ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ہیں آپ ان سے خط وکتابت کریں وہ آپ کو نہ صرف یہ کہ لٹریچر پڑھنے کے لئے دیں گے بلکہ آپ کے شکوک وشبہات بھی دور فرمائیں گے۔ لیفٹیننٹ صاحب نے کہا کہ اچھا مفتی صاحب سے میرا تعارف کروادو۔

مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت میں میں نے تحریر کیا کہ براہ مہربانی آپ ان لیفٹیننٹ صاحب کو ایک جلد ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ایک جلد ''احمدیت'' روانہ کردیں۔ کتابوں کی قیمت اور خط وکتابت کے سلسلہ میں جو خرچ ہوگا وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کردونگا۔ تقریباً ایک ڈیڑھ ہفتہ کے بعد لیفٹیننٹ صاحب کو مفتی صاحب کی طرف سے ایک خط اور ایک کتابوں کا پارسل موصول ہوا جس کا انہوں نے مجھ سے تذکرہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کردیا۔

ایک دن لیفٹیننٹ صاحب کھڑے ہوئے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ رہے تھے۔ میں ادھر سے گزرا۔ انہوں نے مجھ سے باتیں شروع کردیں کہ دین حق کی تعلیم تو اچھی ہے مگر ایک بری بات یہ ہے کہ دین عیسائیت پر حملے بہت کرتا ہے۔ جواباً میں نے انہیں بتایا کہ اب آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اس بات کی تحقیق کریں۔ کہ یہ حملے صحیح ہیں یا غلط۔ اتنے میں ایک اور لیفٹیننٹ صاحب جن کا نام محمد غفار علوی ہے (یہ صاحب پاکستان آرمی میں میجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں) ادھر آ نکلے۔ آرچرڈ صاحب نے ان سے کچھ گفتگو شروع کردی۔ اور ان سے بھی یہی مذکورہ بالا سوال دہرایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ باتیں آپ عبدالرحمن سے ہی پوچھیں۔ یہی آپ کو بتائے گا۔ میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص چور ہو تو اسے چور کہنا حملہ کرنا نہیں ہے بلکہ امر واقعہ کا اظہار ہے......

ہاں کسی ایسے شخص کو چور کہنا جو چور نہ ہو یہ الزام اور حملہ ہے اور ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اب آپ اس کتاب کو اس نظریہ کے ساتھ مطالعہ کریں کہ کیا دین عیسائیت کے بارے میں جو کچھ کہتا ہے وہ حقیقت ہے یا نہیں اگر حقیقت ہے تو اس کو حملہ نہیں کہہ سکتے اور اگر حقیقت نہیں تو واقعی حملہ ہے اور دین کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

ایک دن لیفٹیننٹ آرچرڈ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم مجھے اردو پڑھادو گے۔ میں نے جواب دیا کہ دفتر کے وقت تو میں کچھ نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر آپ صبح پی۔ ٹی (فزیکل ٹریننگ) کے وقت چاہیں تو میں آپ کی خدمت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میرے سیکشن آفیسر (Officer Commanding) کیپٹن راجندر سنگھ نے مجھے اجازت دیدی اور میں نے آرچرڈ صاحب کو اردو پڑھانی شروع کردی۔ ایک دن لیفٹیننٹ صاحب نے مجھ سے کہا کہ تمہاری جماعت دنیا کی فلاح وبہبود کیلئے بہت کچھ کررہی ہے مثلاً یہی کہ اتنا قیمتی لٹریچر مفت تقسیم کرتی ہے۔ کیا میں اس کا ممبر بن سکتا ہوں؟ میں نے کہا شوق سے۔ کہنے لگے مگر میں (احمدی) نہیں بنوں گا۔ میں نے کہا کہ جب آپ اس جماعت میں داخل ہوں گے تو پہلی چیز جس کا آپ کو اقرار کرنا ہوگا وہ ہے توحید ورسالت۔ اور جو شخص یہ اقرار کرتا ہے وہ (احمدی) ہوتا ہے کہنے لگے تو پھر میں اس جماعت میں داخل نہیں ہوتا۔ اگر میں اس جماعت کی کچھ روپے سے مدد کرنا چاہوں تو کیا میرا روپیہ قبول کیا جائے گا؟ میں نے کہا یقیناً۔ اس پر وہ بولے کہ میں سو روپیہ دینا چاہتا ہوں۔ ایک صبح جب وہ مجھ سے اردو پڑھ رہے تھے تو باتوں باتوں میں آواگون کا ذکر چھڑ گیا کہنے لگے کہ آواگون کے مسئلہ کا میں قائل ہوں۔ میں نے ایک مثال پیش کی کہ اگر ایک سپاہی کوئی غلطی کرے اور اس کی پاداش میں اس کو سزا دی جائے۔ لیکن سزا دینے سے قبل آپ اگر اس کے دماغ کو مسمرائز کردیں۔ (کیونکہ لیفٹیننٹ صاحب مسمریزم کے ماہر تھے) اور اس کی سزا بھگتنے کے بعد اگر آپ مسمریزم کا وہ اثر اس کے دماغ سے دور کردیں تو کیا اس سپاہی کو سزا دینا کوئی عقلمندی کی بات ہے یا اس کا کوئی معقول نتیجہ نکل سکتا ہے کہنے لگے کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ بس یہی حالت آواگون کی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ پچھلے جنم میں کیا تھا اور کس گناہ یا نیکی کے بدلے میں موجودہ جون اختیار کی گئی ہے تو پھر خداوند تعالیٰ کا یہ فعل درست تھا۔ لیکن موجودہ صورت میں جب کہ کسی ذی روح کو اپنی گزشتہ جون کی نیکی یا بدی کا کوئی علم نہیں۔ خداوند تعالیٰ کا یہ فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ وہ اسی وقت بول اٹھے کہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا کہ آواگون کا مسئلہ غلط ہے۔

ایک دفعہ آرڈر آیا کہ یورپین فوجی جو ہندوستان میں چھٹی گزارنا چاہتے ہیں وہ 28 دن کی چھٹی پر ہندوستان جاسکتے ہیں۔ ایک دن لیفٹیننٹ صاحب دفتر میں میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں ہندوستان چھٹی جا رہا ہوں میں دریافت کیا کہ ہندوستان میں چھٹی کہاں گزاریں گے؟ کہنے لگے کہ میرا ایک ہندو دوست ہے۔ وہ ڈوگرہ رجمنٹ میں لیفٹیننٹ ہے اور خرجہ (دہلی کے پاس ایک قصبہ) میں رہتا ہے اس کے مکان پر۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھا موقع ہے آپ قادیان بھی دیکھتے آئیں۔ مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسرے دن صبح جب میں انہیں پڑھانے گیا تو اس وقت پھر قادیان کا تذکرہ ہوا۔ کہنے لگے کہ خرجہ سے قادیان تک کا اگر فرسٹ کلاس کا کرایہ دلواؤ تو میں چلا جاؤں میں نے کہا کہ آپ ریلوے کا پاس بجائے خرجہ کے قادیان تک کا منوالیں۔ کہنے لگے کہ وہ تو اب تیار ہوچکا ہے۔ میں نے کہا کہ میں اسے منسوخ کروا کے دوسرا بنوادونگا۔ بولے کہ میں کسی کو یہ بتانا بھی نہیں چاہتا کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ اچھا پھر وہ سو روپیہ جو آپ انجمن احمدیہ کو دے رہے تھے آپ اس میں سے ٹکٹ خرید لیں اس پر ہنستے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم روپیہ دینا نہیں چاہتے۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ قادیان میں میرے ٹھہرنے کا کیا بندوبست ہوگا۔ میں نے جواب دیا کہ اگر آپ دیسی رہائش اور دیسی کھانا پسند کریں تو حضرت مفتی محمد

صادق صاحب کے مکان پر ٹھہرنے کا بندوبست ہو جائے گا اور اگر آپ انگریزی کھانا اور رہائش چاہتے ہیں تو پھر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں مفتی صاحب آپ کا بندوبست کر دیں گے۔ (بعد میں معلوم ہوا کہ انہوں نے مہمان خانے کی رہائش کو ترجیح دی اور وہیں قیام کیا) لیفٹیننٹ صاحب نے مجھے پروگرام دے دیا اور وہ پروگرام میں نے مفتی صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ جس میں مفتی صاحب سے درخواست کی گئی تھی کہ وقت مقررہ پر کسی آدمی کو ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں۔

لیفٹیننٹ صاحب کے پروگرام کے مطابق انہیں قادیان صبح کی گاڑی سے پہنچنا تھا مگر کسی غلط فہمی کی بناء پر پروگرام کے خلاف وہ بارہ گھنٹے قبل شام کی گاڑی سے قادیان پہنچ گئے۔ اور اسٹیشن پر کسی لڑکے سے انہوں نے مفتی صاحب کے مکان کا پتہ دریافت کیا۔ اس سعادت مند لڑکے نے لیفٹیننٹ صاحب کو اپنے ہمراہ لیا اور مفتی محمد صادق صاحب کے مکان پر پہنچا دیا''۔

بشیر آرچرڈ صاحب کے خودنوشت حالات

بشیر آرچرڈ صاحب نے انگریزی میں اپنے قبول احمدیت کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

''جن حالات میں مجھ کو احمدیت کو سمجھنے کی توفیق ملی وہ غیر معمولی تھے۔ ہوا یوں کہ میں جب 1944ء میں ہند برما کی سرحد پر 14 آرمی میں متعین تھا۔ مجھ کو فوج کی طرف سے دو ہفتے کی چھٹی کا حق دیا گیا کہ کہیں جا کر آرام کر سکوں۔ لیکن ہندوستان میں میری کہیں واقفیت نہ تھی کہ وہاں جا کر وقت گزار سکتا۔ اندریں حالات میری یونٹ کے ایک حوالدار کلرک نے مجھ کو تحریص دلائی کہ میں یہ چھٹیاں قادیان جا کر ایک شریف النفس انسان مفتی محمد صادق کے ساتھ گزاروں۔ برما کی سرحد سے قادیان کا فاصلہ اس قدر زیادہ تھا کہ اتنے لمبے سفر کے خیال سے میں تذبذب میں پڑ گیا۔ لیکن اس کے چہرہ پر سخت ناخوشگواری کے آثار دیکھ کر آخر کار مجھ کو اس کی بات ماننا ہی پڑی۔ منی پور کے جنگی محاذ کی پہاڑیوں سے پنجاب کے وسیع و عریض میدانوں تک کا سفر آٹھ دن میں ختم ہوا۔ قادیان کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی سے اتر کر اطمینان کا سانس لیا اور ایک تانگے والے سے کہا کہ مجھ کو مفتی صادق صاحب کے گھر لے چلو۔ ان کے گھر پہنچ کر میں ایک سفید ریش بزرگ سے متعارف ہوا۔ اور میرے خیال میں ہم دونوں پر ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک خاص محویت طاری ہو گئی۔

قادیان کی زیارت نے مجھ پر ایک گہرا اثر ڈالا کیونکہ احمدیت کو اس روشنی میں دیکھنے کا موقع ملا جو اس سے پیشتر کبھی میسر نہ آئی تھی۔ اس نیک اثر سے جو اس جگہ نے اور وہاں کے لوگوں نے جن سے مجھ کو ملنے کا موقع ملا میرے دل میں ایک خاص رشتہ الفت پیدا کر دیا۔ اس وقت مجھ کو نہ دینیات سے پوری طرح آگاہی تھی اور نہ ہی میں نے مذاہب کے بارے میں تقابلی مطالعہ کیا تھا اس لئے دلائل و براہین کی بحث میرے لئے احمدیت کا اثر قبول کرنے میں اس قدر ممد ثابت نہ ہوئی جتنا کہ اس کے ثمرات نے مجھ کو متاثر کیا جو مجھ کو کہیں اور نہ ملے تھے۔

میرے اس مختصر قیام کے دوران مجھ کو تقدس مآب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو دیکھتے ہی مجھ کو یہ احساس ہوا کہ میں ایک روحانی شخصیت کے حضور بیٹھا ہوں۔ یہ احساس آپ کی کسی گفتگو کے نتیجہ میں نہ تھا۔ بلکہ اس کے دو نہایت قوی موجبات تھے۔ ایک تو آپ کی روحانی وضع قطع تھی اور دوسرے غیر مرئی طور پر آپ کے وجود سے نہایت تیز روحانی کرنیں نکلتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اگرچہ آپ اس مادی دنیا میں رہ رہے تھے لیکن صاف ظاہر تھا کہ آپ کا تعلق عالم روحانیت سے ہے۔

چونکہ مجھ کو اپنا بیان نہایت مختصراً عرض کرنا ہے گویا کہ اس لمبی کہانی کو کہ میں کس طرح گرجا سے (بیوت الذکر) کی طرف آیا۔ بیان کرنے میں دریا کو کوزہ میں بند کرنا مراد ہے تو پھر اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ مجھ کو تو بس (احمدیت) نے اپنی مقناطیسی قوت سے از خود اپنی طرف کھینچ لیا۔

(ترجمہ از مجلہ تحریک جدید با تصویر مرتبہ مولانا نورالدین صاحب منیر ایم اے)

حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے بشیر آرچرڈ کی پہلی ملاقات اور قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ

حضرت مصلح موعود ان کی پہلی ملاقات اور پھر قبول احمدیت کے بعد ان کے اندر تغیر عظیم کے پیدا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''گزشتہ جنگ میں بشیر آرچرڈ ایک انگریز احمدی ہوئے۔ پہلے پہل جب وہ قادیان مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو اس وقت ان کے خیالات اس قسم کے تھے کہ میں ایک نیا مذہب نکالوں گا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے احمدیت کا بھی مطالعہ کیا ہے اور مجھے اس میں کئی اچھی باتیں نظر آئی ہیں اور میں نے ہندو مذہب کو دیکھا تو مجھے اس میں بھی کئی اچھی باتیں نظر آئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسا طریق نکالوں جس میں تمام اچھی باتوں کو جمع کر دیا جائے۔ میں انہیں سمجھاتا رہا مگر وہ یہی کہتے رہے کہ میری تسلی نہیں ہوئی۔

جب وہ یہاں سے چلے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد مجھے ان کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ میں احمدیت قبول کرتا ہوں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہے۔ وہ تو کسی مذہب پر خوش نہ تھے۔ بعد میں وہ مجھ سے ملنے کیلئے آئے تو انہوں نے تمام واقعات سنائے اور بتایا کہ یہاں رہ کر مجھے احساس نہیں ہوا کہ میں کس فضا میں اپنے دن گزار رہا ہوں۔ مگر جب یہاں سے گیا اور امرتسر پہنچا تو چونکہ قادیان میں سات آٹھ دن میں نے شراب نہیں پی تھی اس لئے مجھے شراب پینے کا شوق تھا۔ وہاں بعض اور انگریز دوستوں کے ساتھ میں کھانے کے کمرہ میں گیا انہوں نے بھی شراب کا آرڈر دیا اور میں نے بھی شراب کا آرڈر دے دیا مگر پھر مجھے خیال آیا کہ سات آٹھ دن میں نے شراب نہیں پی تو مجھے کچھ نہیں ہوا۔ اگر کچھ اور دن بھی میں شراب چھوڑ کر دیکھوں تو کیا حرج ہے۔ چنانچہ میں نے شراب کا آرڈر منسوخ کر دیا۔ یہ پہلی تبدیلی تھی جو میرے اندر واقع ہوئی۔ اس کے بعد میں برابر شراب سے بچتا رہا۔ فوج میں گیا تو وہاں میرے انگریز دوستوں نے مجھ سے تمسخر شروع کر دیا اور کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تم کب تک شراب نہیں پیو گے۔ اس سے میں اور زیادہ پختہ ہو گیا اور آخر رفتہ رفتہ میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھے شراب کی حاجت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ یہ محض قادیان جانے کی برکت ہے کہ شراب کی عادت جاتی رہی۔ پھر میں نے زیادہ سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کیا۔ حقیقت مجھ پر کھل گئی اور میں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔

وہاں سے ان کی راولپنڈی تبدیلی ہو گئی وہاں بھی انگریز ان کو برابر تنگ کرتے اور قسم قسم کی تدابیر سے ان کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ (احمدیت) پر زیادہ سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتے چلے گئے۔ نمازیں انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ شروع کر دیں اور داڑھی بھی رکھ لی۔ اس پر انگریز انہیں اور زیادہ تنگ کرتے۔ کبھی نماز پر تمسخر شروع کر دیتے، کبھی داڑھی پر اعتراض کرتے کبھی کھانے پر جھگڑا شروع کر دیتے۔ آخر انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنی زندگی (احمدیت) کے لئے وقف کر دی۔ اب وہ انگلستان میں دین کی (دعوت) کر رہے ہیں اور محض روٹی کپڑا ان کو دیا جاتا ہے۔ اس شخص کی حالت یہ ہے کہ یہ باقاعدہ تہجد پڑھتا ہے۔ نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے۔ لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے منہ پر داڑھی رکھتا ہے اور اس کی شکل دیکھ کر سوائے چہرہ کے رنگ کے کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ یہ انگریز ہے بلکہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ یہ بہت پرانا (احمدی) ہے۔ اگر یورپ کا رہنے والا ایک شخص اپنے اندر اتنا تغیر پیدا کر سکتا ہے کہ وہ نمازوں کا پابند ہو جاتا ہے۔ تہجد ادا کرتا ہے اور تمام شعار (دینی) کو خوشی کے ساتھ اختیار کرتا ہے تو ہندوستان یا کسی اور ملک کا رہنے والا کیوں ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتا''۔

(''قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں'' مہتمم نشر و اشاعت لاہور 1948ء ص 18تا20)

خاتمہ جنگ کے بعد مسٹر بشیر آرچرڈ 21 ماہ شہادت 1325 ہش/اپریل 1946ء کو انگلستان پہنچے اور اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دی۔ جس پر آپ کیم مئی 1947 کو حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر مرکز احمدیت قادیان میں بغرض تعلیم تشریف لائے۔

حضرت مصلح موعود کی تقریر مسٹر بشیر آرچرڈ کی دعوت کی تقریب پر

4 مئی 1947ء کو آپ کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی جس میں مولانا جلال الدین شمس نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مسٹر بشیر آرچرڈ نے حسب ذیل تقریر کی:۔

''پہلی دفعہ میں جب قادیان آیا تو میرا قیام صرف دو روزہ تھا۔ اس اثناء میں میں نے بہت سے دوستوں سے تبادلہ خیالات کیا اور مذہبی معلومات حاصل کیں مگر کوئی خاص اثر میری طبیعت پر نہ ہوا۔ گاڑی پر سوار ہو کر میں قادیان سے رخصت ہو گیا مگر ابھی چند میل بھی طے نہ کئے ہوں گے کہ یہ واقعات یکے بعد دیگرے میرے ذہن میں آنے شروع ہوئے اور وہ نوازش، مہربانی اور شفقت جس کا اظہار میرے ساتھ کیا گیا۔ خوشگوار یادیں بن کر میرے دل میں چکر لگانے لگیں جس سے لحظہ بہ لحظہ میری طبیعت متاثر ہوتی جا رہی تھی۔ گاڑی جب امرتسر پہنچی تو اس وقت مشاہدات قادیان کا گہرا نقش میرے دل پر کندہ ہو چکا تھا چنانچہ اس کے بعد میں جس شہر میں بھی گیا میں جماعت کے لوگوں کو تلاش کرتا۔ خوش قسمتی سے وہ ہر شہر میں مجھے مل جاتے اور وہاں بھی مجھے وہی شفقت اور محبت کا نظارہ دیکھنے میں آتا جس کا نظارہ میں نے قادیان میں دیکھا تھا۔ حتیٰ کہ ایک دن ایسا بھی آیا کہ جب میں خود احمدیت کی آغوش عاطفت میں جا چکا تھا۔

مجھے ایک سال (احمدیہ بیت الذکر) لنڈن میں رہنے کا موقعہ ملا۔ وہاں بھی میں نے اسی شفقت اور ہمدردی کا مشاہدہ کیا جو قادیان میں دیکھنے میں آئی تھی۔ اخوت کی یہ روح جو جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں پائی جاتی ہے اس کی صداقت کو پھیلانے کیلئے کافی ہے۔ اگر احمدیت میں یہ روح نہ ہوتی تو یہ روح بھی مفقود ہوتی جو کسی اور جماعت اور قوم میں دیکھنے میں نہیں آتی''۔

بشیر آرچرڈ صاحب کے بعد حضرت مصلح موعود نے انگریزی میں ایک پر معارف تقریر کی جس میں فرمایا:۔

''بشیر احمد آرچرڈ صاحب چونکہ اردو نہیں جانتے اس لئے اس خیال سے کہ وہ پوری بات کو سمجھ سکیں میں اپنے خیالات کا انگریزی میں اظہار کر دیتا ہوں۔

باقی صفحہ 6 پر

انجائنا اور دل کا حملہ

وجوہات۔ علاج۔ احتیاط

انجائنا

یوں تو حملہ قلب کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ مثلاً دل کو آکسیجن یا خون کا مقررہ مقدار سے کم ملنا۔ یعنی ضرورت کے مطابق آکسیجن کی سپلائی کا نہ ہونا۔ قلب کے خلیوں Myocardial (Cell) میں metabolic disorder میٹا بالک ڈس آرڈر۔ ان سب کی وجہ دل کی سرخ رگوں کی آہستہ آہستہ ہونے والی تنگی اور وریدگی ہے۔

دل کی سیرابی وشادابی (Coronary) کارونری سرخ رگوں کی وساطت سے ہوتی ہے۔ ضرورت کے مطابق خون کی رسد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اور طلب و رسد کا توازن درست رہتا ہے۔ اوائل عمر میں چونکہ یہ خون کی سرخ رگیں کشادہ، لچک دار اور نرم ہوتی ہیں، اسی لئے خون کی رسد طلب کے مطابق رہتی ہیں، لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اور بعض دیگر عوامل مثلاً تمباکو نوشی، بلند فشار خون، خون میں افراط کولیسٹرول، ذیابیطس، ہم نشینی، فربہی اور موروثی اثر کی وجہ سے ان سرخ رگوں میں تنگی وسختی (صلابت) آجاتی ہے، نتیجتاً خون کی رسد طلب کے مطابق نہیں رہتی، یہ صورت اس وقت نمایاں ہوتی ہے جب دل کی رفتار بڑھتی ہے۔ مثلاً محنت کرنے، غصہ کرنے، اجابت کے وقت زور لگانے اور سرد موسم میں۔ ان حالات میں یہ شخص درد دل یا انجائنا کی شکایت کرتا ہے۔ یہ درد سینے کے سامنے ہوتا ہے اور پھیل کر سینے میں بائیں طرف سے بڑھتا ہوا بائیں بازو میں آجاتا ہے۔ بعض دفعہ داہنے بازو میں اور دیگر مقامات یعنی، کندھوں، گردن، پیٹ کے بالائی حصوں، دونوں جبڑوں، زبان کے نیچے اور دانتوں تک بھی جا سکتا ہے۔ کبھی کبھی صرف سینے میں بائیں طرف بھی ہوتا ہے۔ یہ درد کام کرنے پر ہوتا ہے۔ اگر کام بند کر دیا جائے یا ڈاکٹر کی ہدایت کردہ ٹکیہ چوس لی جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔ عموماً درد چند منٹ رہتا ہے اور نصف گھنٹہ سے زیادہ نہیں رہتا۔ درد اس وقت سے زیادہ رہے تو یا تو حملہ قلب میں تبدیل ہو گیا ہے یا پھر دل کا درد غالباً نہیں ہے۔ اور اس شخص کے لئے طبی مشورہ کی ضرورت ہے۔

جب بھی انجائنا کی تکلیف ہو تو آپ جو کچھ بھی کر رہے ہوں وہ بند کر دینا چاہئے۔ اور ٹکیہ زبان کے نیچے رکھ کر چوسنا چاہئے درد میں افاقہ نہیں ہو تو دوبارہ چوسنا چاہئے اور اس طرح تین چار ٹکیاں وقفہ وقفہ سے چوسی جا سکتی ہیں اور پھر بھی آرام نہ آئے تو طبی مشورہ کی ضرورت ہے۔ اگر رات کو سوتے سوتے درد ہو تو اٹھ کر بیٹھ جانا چاہئے اور ٹکیہ چوسنی چاہئے اور پھر دو تین تکیے سر کے نیچے رکھ کر سو جانا چاہئے۔ اس ٹکیہ کا استعمال قبل از انجائنا بھی مفید ہے یعنی جن باتوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ ان سے پہلے یہ گولی چوس لینی چاہئے مثلاً اجابت سے قبل، چہل قدمی سے قبل اور کھانے سے قبل، یہ بات یاد رہے کہ ٹکیہ اگر درست ہے تو اس سے زبان جلتی ہے۔ سر بھاری ہوتا ہے۔ اور اس سے فکر مند نہیں ہونا چاہئے۔ احتیاطی تدابیر کے ضمن میں اول تو تمباکو نوشی سے ہر صورت میں پرہیز کیا جائے۔ وزن زیادہ ہو تو کم کیا جائے غذا سادہ ہو جس میں نمک کم ہو، جمنے والی چکنائی کے بجائے کھانا تیل میں پکایا جائے گوشت چکنا نہ ہو۔ سفید شکر کے بجائے پھلوں کا شوق پیدا کیا جائے۔ بسیار خوری سے پرہیز کیا جائے۔ چہل قدمی مفید ہے۔ لیکن طبیب سے مشورے کے بعد کی جائے سرد موسم میں احتیاط کی جائے کہ ان دنوں میں انجائنا کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ خصوصاً سرد موسم میں کھانا کھانے کے بعد چلنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

اس زمانے میں نہایت شافی ادویہ انجائنا کے علاج کے لئے موجود ہیں۔ وہ طبیب کے مشورے سے استعمال کی جائیں اور آپ ان ادویہ کو کبھی بھی بند نہ کریں کیونکہ یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں کو ادویہ سے افاقہ نہیں ہوتا ان کے لئے جراحی بھی ایک طریقہ ہے۔ جس سے یہ مرض کافی حد تک قابو میں آجاتا ہے۔

اکثر لوگ انجائنا کے باوجود معمول کی زندگیاں گزار رہے ہیں۔

حملہ قلب کے بعد

Heart attack

حملہ قلب کے بعد اکثر بیمار خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور بحالی صحت کے باوجود فکر وتشویش میں مبتلا رہتے ہیں۔ شروع شروع میں یہ فطری عمل ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ جیسے جیسے بیمار کو اپنی بیماری سے اور قلب سے واقفیت بڑھتی ہے۔ مریض کا خوف کم ہوتا جاتا ہے اور یہ شخص اپنے آپ کو صحت مند اور بہتر سمجھنے لگتا ہے۔

بحالی صحت و قلب کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو فکر وتشویش ہو، اس کا ازالہ کیا جائے اور ان پر وضاحت سے بحث کی جائے جو سوالات بیمار کے ذہن میں اٹھتے ہیں، ان سب کے طبیب جواب دے۔ گو بعض سوالات اس وقت یاد آتے ہیں، جب طبیب پاس نہیں ہوتا، اگر پاس ہوتا ہے تو فراموش ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات مریض اور اس کے اہل خاندان سوالات کرنے میں جھجکتے ہیں، اس غرض سے آئندہ سطروں میں سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں جو بیمار اکثر پوچھتے ہیں۔

حملہ قلب کی وجوہات

حملہ قلب کا سبب دل کی سرخ رگوں کی آہستہ آہستہ ہونے والی تنگی اور وریدگی ہے۔ اس مرض میں جیسے جیسے کولیسٹرول اور دوسرا ملغوبہ رگوں کی نالیوں کے اندر جمتا ہے۔ یہ تنگ اور کھردری ہوتی جاتی ہیں، جب اس کھردرے مقام پر خون جمنے لگتا ہے تو یہاں ایک روڑا بن جاتا ہے اور پھر روانی خون اس مقام پر جس طرح ہونی چاہئے نہیں ہوتی اور دل کے ان عضلات کو خون فراہم نہیں ہوتا، جن کو یہ سرخ رگ سیراب کر رہی تھی یہ حملہ قلب ہے، جس کا دوسرا نام ہارٹ اٹیک ہے اس کے نتیجہ میں دل پر جو خراش یا نیل پڑتا ہے اس کو انعام قلب (مایوکارڈئیل انفارکشن) کہا جاتا ہے۔

حملہ قلب سے دل کو ضرر

حملہ قلب میں، عضلات قلب کے ایک مختصر حصہ کو ضرر پہنچتا ہے۔ ہر چند اس حصہ قلب تک خون نہیں پہنچ رہا ہے لیکن دل جسم کا نہایت مضبوط عضو ہے۔ اور زخم خوردہ ہونے کے باوجود کام کرتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ حملہ قلب کے شروع کے دنوں میں دل کچھ عرصہ کے لئے کمزور ہو جاتا ہے اور دل سے جس قدر خون کا اخراج ہونا چاہئے وہ اس قدر پمپ نہیں کر سکتا، اس لئے حملہ قلب کے شروع زمانہ میں آرام نہایت ضروری ہے، تا کہ اس زمانہ میں اندمال قلب ہو جائے۔ اندمال قلب کے نتیجہ میں عضلہ قلب میں ایک مستحکم اور مضبوط کھرنڈ بن جاتا ہے اور اس مندمل حصہ قلب کے آس پاس رگوں کے شاخسانوں سے سیرابی ہوتی رہتی ہے۔ یہ اندمال چھ ہفتے میں تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ اسی لئے طبیب اس بات کا مشورہ دیتے ہیں کہ شروع شروع میں اپنی فعالیت کو آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔

معمول کے مطابق زندگی

مرض سے افاقہ کے بعد، اکثر لوگ وہی کچھ کر سکتے ہیں، جو اس سے قبل کرتے تھے، جس بات کی احتیاط ضروری ہے، وہ یہ کہ اپنے آپ کو تھکانا نہیں چاہئے۔

آرام کی ضرورت

کام اور آرام دونوں ضروری ہیں، کھانے سے قبل چہل قدمی شروع کرنا چاہئے، ہر چند کہ یہ آپ پہلے نہیں کرتے تھے۔ رات کو پوری نیند لینا چاہئے۔ دو پہر کے کھانے کے بعد قیلولہ نہایت مفید ہے۔

ورزش کی ضرورت

چہل قدمی اور اسی قسم کی ورزشیں مفید ہیں۔ ورزش اس حد تک کی جائے، جس سے سینہ میں درد، سانس پھولنا اور دیگر شکایات نہ ہوں لیکن اس ضمن میں اپنے معالج سے مشورہ ضروری ہے۔

علاج کے بعد سینے میں درد

ضروری نہیں کہ سب کو ہو۔ گو بعض لوگوں کو مشقت، بدمزاجی اور کھانے کے بعد سینہ میں درد، بھاری پن اور کھچاؤ محسوس ہو سکتا ہے۔ عموماً یہ زیادہ دیر نہیں رہتا۔ یہ انجائنا ہے۔ جس کے لئے متعدد ادویہ دستیاب ہیں۔ ایسی حالت میں فوری طور پر ٹکیہ چوسنا چاہئے۔ اس تکلیف کے سدباب کیلئے ان تمام حالات سے احتیاط لازم ہے۔ جن سے تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر لوگوں میں انجائنا وقت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر انجائنا بڑھ رہا ہے۔ یا معمولی کام سے ہو رہا ہے، تو معالج سے مشورہ کریں۔ اپنے معالج کی تجویز کردہ دوائی وقت پر لینی چاہئے۔

وزن اور خوراک

وزن درست بلکہ کم رکھنا مفید ہے۔ لیکن غذا متوازن ہو چینی ترک کر دی جائے چربی اور نمک کم کیا جائے۔ ایک دفعہ پیٹ بھر کر کھانے کی بجائے تھوڑے تھوڑے کھانے کئی مرتبہ کھانا بہتر ہے۔ سبزیاں ترکاریاں اور پھل بافراط کھائے جائیں۔

چکنائی

چکنائی مجموعی طور پر کم کر دی جائے اور کھانا تیل میں پکوایا جائے، گوشت روکھا اور سفید یعنی مرغی یا مچھلی کا ہو۔ دودھ کی ملائی اتار دی جائے تا کہ خون کی کولیسٹرول اور چربی کم ہو۔

تمباکو نوشی ہر حال میں ترک کر دی جائے۔

چائے اور کافی کی مقدار روزانہ ایک دو پیالی سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

شفاخانہ سے رخصت سے قبل اپنے طبیب سے تفصیلی ہدایت لے لیں خصوصاً مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں۔

1۔ تقریباً چھ ہفتے مکمل آرام۔

2۔ غصہ اور جذبات پر قابو رکھیں۔

3۔ فی الحال سیڑھیاں چڑھنا اور وزن اٹھانا منع ہے۔

4۔ جانے کے ایک ہفتہ بعد کھانے سے پہلے چہل قدمی کریں، پہلے دن بیس قدم چلیں پھر روزانہ قدم بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ نصف گھنٹہ ہو جائے۔

5۔ کھانے کے بعد دو گھنٹے لیٹے رہیں۔

6۔ تیز ہوا کے خلاف پیدل چلنے سے پرہیز کریں۔

7۔ پہلے ہفتہ جسم کو اسفنج کرائیں، دوسرے ہفتے

کوئی دوسرا شخص آپ کو نہلا سکتا ہے، تیسرے ہفتے آپ خود نہا سکتے ہیں۔

8۔تمام دوائیں پابندی سے استعمال کریں۔

9۔دو یا تین ہفتے بعد واپس آ کر دکھائیں۔

10۔ضرورت پڑنے پر ہنگامی صورت میں شعبہ ہنگامی امداد میں آ کر دکھائیں۔

11۔ سینے میں درد کی صورت میں زبان کے نیچے گولی رکھیں، پانچ گولیوں سے آرام نہ آئے تو معالج سے رجوع کریں۔

12۔تمباکو نوشی قطعاً منع ہے۔

13۔ چینی اور چینی کی بنی ہوئی چیزوں کے بجائے پھل کھائیں۔

14۔ گھی، ملائی، پنیر، ربڑی، حلوہ، چکنا گوشت، انڈے کی زردی سے پرہیز کریں۔

15۔نہاری، سری پائے، کلیجی، گردے، مغز کھانا منع ہے۔

16۔دالیں، سبزیاں، مرغی، مچھلی اور انڈے کی سفیدی کھا سکتے ہیں۔

17 نمک کم استعمال کریں۔

18۔گاڑی چلانا فی الحال ملتوی رکھیں۔

19۔کام پر جانے کے لئے معالج سے معلوم کریں۔ (ماخوذ)

بقیہ صفحہ 4

ایک وقت تھا جب عیسائی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دنیاوی ترقیات میں بھی پیش پیش تھی لیکن اس کے بعد عیسائی قوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بھلا دیا اور جو تعلیم وہ لائے تھے اسے پس پشت ڈال کر سراسر دنیاوی معاملات میں مشغول ہو گئے اور مادیات میں منہمک ہو گئے۔ایسے وقت میں کبھی کبھی ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا ہلکا سا تصور آشکار ہوتا مگر عارضی اور غیر دائمی اور پھر اپنی دنیا میں لگ جاتے۔تب اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے ایک پیغمبر کا بھیجنا ضروری سمجھا۔(اس زمانہ میں) اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو سب اقوام کے اکٹھا کرنے کے لئے بھیج دیا اور تم وہ پہلے شخص ہو جسے اپنی قوم میں سے اسے قبول کرنے کا موقع ملا ہے۔اور ان کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے وقف زندگی کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے اور ہر روز آپ کے اخلاص اور جوش کو بڑھاتا رہے۔

بیشک وہ مقصد جس کیلئے آپ کھڑے ہوئے ہیں بہت عظیم الشان ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ اس وقت تمہیں تمہارے ملک کے لوگ بھی نہیں جانتے چہ جائیکہ دوسری دنیا۔لیکن وہ وقت آئے گا کہ جب خدائے واحد کا نام دنیا پر قائم ہو چکا ہوگا اور ہر طرف احمدیت ہی احمدیت ہوگی تو اس وقت تمہارے ملک کے لوگ تاریخ کی کتابوں کی چھان بین کریں گے اور وہ تلاش کرنے لگیں گے کہ کیا ابتدائی دور میں کوئی انگریز احمدی ہوا۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ہاں ایک شخص مسٹر بشیر احمد آرچرڈ تھا جس نے ابتداء میں احمدیت کو قبول کیا اور غیر معمولی قربانیاں کیں یہ دیکھ کر ان کے دل خوشی سے بھر جائیں گے۔اور ان کے قلوب اطمینان سے پر ہو جائیں گے اور وہ نہایت مسرت سے کہیں گے کہ انگریز قوم نے اپنا حق خدمت ادا کر دیا۔ اس وقت بے شک تم نامعلوم اور غیر معروف ہو لیکن وہ زمانہ آئے گا اور جلد آئے گا جب قومیں تمہارے نام پر فخر کریں گی اور تمہارے کارناموں کو سراہیں گی۔پس تم اپنی حرکات وسکنات کو معمولی نہ سمجھو اور یہ نہ سمجھو کہ یہ حرکات صرف میری ہیں۔ بلکہ یہ ساری انگریز قوم کی ہیں۔وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری ہر حرکت کی نقل کریں گے اور تمہارے ہر لفظ کی پیروی کریں گے۔

کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ آج مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو ایسا بلند درجہ حاصل ہے کہ ساری انگریز قوم ان کی پیروی اور نقل میں فخر محسوس کرتی ہے اور اسی طرح مسلمان بھی صحابہ کی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور بے نظیر قربانیاں کیں عزت کرتے اور ان کی ہر حرکت اور ہر لفظ کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر تمہاری حرکات وسکنات (دین) کے مطابق ہوں گی اور بلند مرتبہ وذی شان ہوں گی تو یاد رکھو اس وجہ سے تمہاری قوم بھی ترقی کر جائیگی لیکن اگر وہ صحیح (دینی) معیار کے مطابق نہ ہوں گی بلکہ ناقص ہونگی تو تمہاری قوم ترقی سے محروم رہ جائے گی ۔ پس ہمیشہ کوشش کرو کہ آنے والوں کے لئے بہترین نمونہ قائم کر جاؤ اور اعلیٰ درجہ کی یاد چھوڑ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کسی اور شخص کو کھڑا کر دیگا جو اس کام کو سرانجام دیگا۔

اس زمانہ میں جب احمدیت دنیا پر غالب آئے گی اور ضرور غالب آ کر رہے گی اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس وقت لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بہت بڑھ جائے گی۔حتیٰ کہ بڑے سے بڑے وزیراعظم سے بھی زیادہ ہوگی۔

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اخلاص اور جوش سے کام کرو اور آنیوالی نسلوں کے لئے بہترین نمونہ چھوڑ جاؤ۔ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنا فضل اور رحم تمہارے شامل حال رکھے اور وہ مقصد جس کی ابتداء تم نے کی ہے اس کی انتہا کامیابی کرے۔آمین“

مسٹر بشیر آرچرڈ 11 ستمبر 1947ء تک قادیان دارالامان میں رہے ازاں بعد پاکستان اور پھر انگلستان آ گئے اور گلاسگو میں نئے احمدی مشن کی بنیاد رکھی۔بعد ازاں ڈچ گیانا بغرض اعلائے کلمۃ اللہ تشریف لے گئے۔ (تاریخ احمدیت)

آپ نے گیانا، ٹرینیڈاڈ، سکاٹ لینڈ اور آکسفورڈ میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی اور 9 سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر بھی رہے-متعدد کتب تصنیف فرمائیں اور سینکڑوں مضامین لکھے-

محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب 8 جولائی 2002ء کو 83 سال کی عمر میں برطانیہ میں وفات پا گئے- مورخہ 10 جولائی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں آپ کا جنازہ پڑھایا- آپ نے اہلیہ محترمہ قانتہ آرچرڈ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں- اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے-آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 34463 میں نذیر احمد ولد عمر دین قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈفورڈ برطانیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی--اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-مکان نمبر 0/1039 واقع محلہ ہری پورہ راولپنڈی کا 1/6 حصہ مالیتی-/100000 روپے-اس وقت مجھے مبلغ -/120 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا--اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد نذیر احمد ولد عمر دین بریڈفورڈ برطانیہ گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف احمد ولد شاہ محمد بریڈفورڈ U.K گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد باجوہ ولد محمد شریف باجوہ مرحوم برطانیہ

مسل نمبر 34464 میں مبارک احمد ولد علم دین قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/2600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا--اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد مبارک احمد ولد علم دین دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 قیصر محمود وصیت نمبر 30309 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید خلیق وصیت نمبر 18249

مسل نمبر 34466 میں عبدالشکور احمد ولد چوہدری عبدالستار قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-مکان واقع دارالشکر ربوہ رقبہ 5 مرلے مالیتی -/150000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/5500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا--اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد عبدالشکور احمد ولد چوہدری عبدالستار دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 انیس احمد وصیت نمبر 29592 گواہ شد نمبر 2 خادم محمود انور دارالشکر ربوہ

مسل نمبر 34467 میں عابد احمد کھوکھر ولد چوہدری نور محمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی--اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے--اس وقت مجھے مبلغ-/3255 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی لکھتے ہیں۔ مورخہ 16-اکتوبر 2002ء کو جماعت چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کے مکرم مسعود احمد صاحب ولد مکرم عبدالحمید صاحب بوجہ ہارٹ اٹیک انتقال کر گئے۔ خاکسار نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بچے چھوڑے ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فالج ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

☼ مکرم سید مبشر شاہ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار ہیں اور ان کی والدہ محترمہ کی آنکھوں کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن ہوا ہے ہر دونوں کے لئے شفا کی درخواست ہے۔

☼ مکرم عبداللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ عمر کوٹ سندھ لکھتے ہیں۔ میری بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا۔ آپریشن متوقع ہے۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

☼ مکرم انعام الرحمٰن شاکر صاحب معلم پریم کوٹ ضلع حافظ آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم ماسٹر محمد اسحاق صاحب وڑائچ سابق صدر جماعت خانہ میانوالی ضلع نارووال کے سفر کے دوران ایک حادثہ میں ہونٹوں پر شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

☼ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرمہ شہلہ کریم صاحبہ بنت کریم المکارم صاحب مرحوم نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں 78% فیصد نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

☼ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ طاہرہ نصرت صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر طاہر احمد طیب صاحب سعد اللہ پور کو مورخہ 9 ستمبر 2002ء بروز سوموار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ''ماحین قدسیہ'' تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب ابن مکرم ملک احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال کی نواسی اور مکرم صوفی محمد صدیق صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

☼ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم میاں اظہر احمد صاحب (فینسی جیولرز ربوہ) کو مورخہ 4-اکتوبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام موحد لطیف تجویز ہوا ہے نومولود محترم میاں لطیف احمد صاحب ربوہ کا پوتا اور محترم چوہدری طاہر ندیم صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کا نواسہ ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر، صالح اور نیک زندگی عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کا خادم بنائے۔ آمین

رپورٹ یوم سفید چھڑی

☼ سفید چھڑی کا عالمی دن مورخہ 15-اکتوبر 2002ء کو منایا گیا جس کے تحت ایک تقریب میں مجلس نابینا ربوہ کے چودہ اراکین نے شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نے کی نظم مکرم عبدالحمید خلیق صاحب نے پڑھی جو ہمت والے لوگوں کیلئے لکھی گئی تھی۔ بعدہ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر نائب صدر مجلس نے سفید چھڑی کی اہمیت افادیت اور عوام کا فرض کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

پاکستان آرمی میں مستقل کمیشن حاصل کریں

☼ پاکستان آرمی میں 111 پی ایم اے لانگ کورس کے مستقل کمیشن حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن قریبی آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سنٹر میں کیم تا 14 نومبر کروائی جا سکتی ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے ضروری ہے کہ امیدوار پاکستان کا مرد شہری ہو، غیر شادی شدہ ہو، انٹرمیڈیٹ یا مساوی ڈگری ہو اور عمر 17 تا 22 سال ہو۔ مزید معلومات کیلئے دیکھئے جنگ 20-اکتوبر۔

(نظارت تعلیم)

تربیتی پروگرام، اطفال ربوہ

☼ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ربوہ میں پہلے حلقہ جات کی سطح پر سالانہ تربیتی پروگرامز منعقد ہوئے اور ماہ اکتوبر میں بلاکس کی سطح پر پروگرامز منائے گئے جن میں علمی و ورزشی مقابلہ جات، مجالس سوال و جواب اور دیگر تربیتی پروگرامز شامل تھے۔ بلاکس کی اختتامی تقاریب بعد نماز عصر ہوئیں جن میں تقسیم انعامات اور مہمان خصوصی کا تربیتی لیکچر بھی ہوا۔ ان پروگرامز کے مختصر کوائف حسب ذیل ہیں۔

☼ یمن بلاک مورخہ 13-اکتوبر بیت صادق یمن شرقی، مہمان خصوصی مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز تھے۔ حاضری 424 رہی۔

☼ علوم بلاک ب مورخہ 14-اکتوبر بمقام بیت الاحد رحمان کالونی، مہمان خصوصی مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل تھے کل حاضری 220۔

☼ صدر الف بلاک مورخہ 15-اکتوبر بمقام بیت المہدی گولبازار مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ حاضری 196 اطفال۔

☼ رحمت بلاک مورخہ 15 اکتوبر بمقام بیت النصرت رحمت وسطی مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی ربوہ حاضری 263 اطفال

☼ ناصر بلاک مورخہ 16-اکتوبر بیت الحمد ناصر آباد شرقی مہمان خصوصی مکرم خالد افتخار صاحب مہتمم تربیت حاضری 306 اطفال۔

☼ علوم بلاک الف بمقام بیت النور دارالعلوم شرقی، نور مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم اطفال حاضری 397۔

☼ نصر بلاک مورخہ 20-اکتوبر بمقام بیت اقبال دارالنصر غربی مہمان خصوصی مکرم عبدالستار خان صاحب معاون ایڈیٹر الفضل حاضری 376-اطفال۔

☼ طاہر بلاک مورخہ 20-اکتوبر بمقام بیت الطاہر طاہر آباد مہمان مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب نائب مہتمم مقامی حاضری 380۔

☼ صدر بلاک ب مورخہ 21-اکتوبر بمقام بیت الانوار دارالصدر شمالی مہمان مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب حاضری 426-اطفال

ان پروگرامز کو کامیاب بنانے عاملہ اطفال الاحمدیہ مقامی نے مکرم حافظ عبدالقدوس صاحب ناظم اطفال ربوہ کی سربراہی میں انتھک محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مفید نتائج نکالے۔

بقیہ صفحہ 6

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عابد احمد کھوکھر ولد چوہدری نور محمد کھوکھر دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر 25655 گواہ شد نمبر 2 اسفندیار منیب وصیت نمبر 27882

تربیتی پروگرام

☼ مورخہ 25-اکتوبر 2002ء کو بیت القمر دارالصدر غربی ربوہ میں بعد نماز فجر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ نے نماز باجماعت کی اہمیت اور بعد میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعوت الی اللہ کی اہمیت پر مؤثر خطاب فرمایا آخر میں محترم صدر صاحب عمومی ربوہ میجر (ر) شاہد سعدی صاحب نے بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ حاضری 443 تھی۔ آخر پر جملہ حاضرین کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

معلوماتی نشست

☼ مورخہ 24-اکتوبر 2002ء کو نیشنل کالج شکور پارک ربوہ میں ایک معلوماتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے مہمان خصوصی معروف سفارتکار محترم چوہدری کلیم اللہ خان صاحب رستم تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب پرنسپل نیشنل کالج نے کالج کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا تعارف پیش کیا جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے لیکچر دیا جس میں انہوں نے اپنے کامیاب تجربات بیان کئے اور حاضرین کو کامیابی کے گر بتائے اس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی جس کے بعد نیشنل کالج کے اعزاز پانے والے طلبہ میں تقسیم انعامات و اسناد ہوئی۔ دعا سے قبل محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے اپنا منظوم کلام پیش کیا اور دعا کروائی۔ شرکاء میں کالج کے سٹاف طلبہ اور بعض مہمانوں نے شرکت کی۔ قبل ازیں مورخہ 6-اکتوبر 2002ء کو مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد عالم صابری صاحب (پی ایچ ڈی) پولٹری پیتھالوجسٹ آف فیصل آباد نے طلبہ و حاضرین کو طبی اور معلوماتی لیکچر دیا تھا۔

تعلیمی و سائنسی نمائش

☼ مورخہ 24-اکتوبر 2002ء کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں تعلیمی و سائنسی نمائش کا انعقاد ہوا۔ اس نمائش میں طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے فنی و سائنسی صلاحیتوں کا عملی مظاہرہ کیا۔ اس نمائش میں ماڈلز، الیکٹرانکس، نوادرات، کیمسٹری میں مختلف کیمیکلز اور ان کی تیاری، کمپیوٹر اور دیگر مختلف صلاحیتوں کا اظہار کیا گیا تھا۔ نمائش دیکھنے کے لئے اہالیان ربوہ کی ایک بڑی تعداد نمائش گاہ میں آئی جن میں متعدد بزرگان سلسلہ بھی شامل تھے۔ جنہوں نے طلبہ کی کوشش کو سراہا، مہمانوں کی کتاب میں تاثرات درج کئے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر حاضرین کیلئے خورونوش کے سٹال کا انتظام بھی کیا گیا۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار	28-اکتوبر	زوال آفتاب	:	11-52
☆ سوموار	28-اکتوبر	غروب آفتاب	:	5-25
☆ منگل	29-اکتوبر	طلوع فجر	:	4-58
☆ منگل	29-اکتوبر	طلوع آفتاب	:	6-20

☆ 4 نومبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوگا- چیف الیکشن کمشنر قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کی صدارت کریں گے- اور نومنتخب ارکان سے حلف لیں گے- 5 نومبر کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہوگا- وزیراعظم کا انتخاب 7 نومبر کو ہوگا-

☆ الیکشن میں ہارے ہوئے سیاست دانوں نے سینٹ کا رخ کرلیا ہے- مسلم لیگ (ن) کے ظفر علی شاہ اور راجہ ظفر الحق سینٹ میں جانے کی کوشش میں ہیں- پیپلز پارٹی کے خالد کھرل' احمد مختار' مخدوم شہاب' بابر اعوان وغیرہ سینٹ کا الیکشن لڑینگے-

☆ راولپنڈی کے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید احمد نے پاکستان مسلم لیگ (ق) میں شمولیت کا اعلان کردیا ہے-

☆ لاہور ہائی کورٹ نے مخصوص نشستوں کیلئے الیکشن کی منظوری دے دی- جبکہ سندھ ہائی کورٹ نے روک دیا-

☆ کراچی پولیس نے گلشن اقبال میں ایک خالی پلاٹ سے 12 بم برآمد کرلئے ہیں- 5 بم پھٹنے کے قریب تھے کہ ناکارہ کردیئے گئے-

☆ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بلانا صدر کا کام ہے- مجھے کوئی شبہ نہیں کہ صدر جلد ہی اجلاس طلب کرینگے-

☆ وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر' وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز' وفاقی وزیر مواصلات جاوید اشرف قاضی اور وفاقی وزیر قانون خالد رانجھا نے مسلم لیگ (ق) کو سینٹ کے انتخابات میں حصہ لینے کی درخواست دے دی ہے صوبائی وزیر رانا اعجاز نے بھی سینٹ کا ٹکٹ حاصل کرنے کی درخواست دے دی ہے-

☆ عراق اور شمالی کوریا پر امریکی پالیسیوں میں تضاد کی وجہ سے عرب ممالک میں تشویش بڑھنے لگ گئی ہے-

☆ پاکستان نے کہا ہے کہ وہ عراق کے بحران کے حل کیلئے اقوام متحدہ کے ذریعے بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کرے گا-

بحرین میں پارلیمانی انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے- پہلی بار خواتین نے ووٹ ڈالے ہیں-

☆ انڈونیشی مسلم رہنما ابوبکر بشیر کی گرفتاری کے خلاف سینکڑوں افراد نے جاوا میں مظاہرہ کیا-

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ مکرم منور احمد بجہ صاحب بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع بہاولپور اور بہاولنگر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے دورہ کر رہے ہیں-

(1) توسیع اشاعت

(2) وصولی چندہ الفضل و بقایا جات

(3) ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے-

حبوب مفید اطہرا

چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حضرات کیلئے خوشخبری

ملکی و غیر ملکی ہومیوپیتھک مدرٹنکچرز، پوٹینسی، الیکٹرو ہومیوپیتھک پوٹینسی و ٹکیاں، باخ فلاور، گلوبیولز ڈسکس، شوگر آف ملک، نصابی و غیر نصابی کتب نیز پولٹری و حیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں- 117 ادویات کا سیٹ بھی دستیاب ہے

سنٹرل ہومیوپیتھک ڈرگ ہاؤس

041-64?531 , 721221

خالص سونے کے زیورات

فینسی جیولرز

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

میاں اظہر احمد' میاں مظہر احمد

فون دکان 212868 رہائش 212867

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

ELLERY THAT STANDS OUT.
h. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton, Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174